

فوج کی گردِ راہ، مشکِ فشاں
 رہروں کے مشامِ عطر آگین
 بسکہ بخشی ہے فوج کو عزت
 فوج کا ہر پیادہ ہے فرزیں
 موکبِ خاص یوں زمین پر تھا
 جس طرح ہے سپہ پُر پروں
 چھوڑ دیتا تھا گور کو، بہرام
 رانِ پرداغ تازہ رکے وہیں
 اور داغِ آپ کی غلامی کا
 خاص بہرام کا ہے زیبِ سر
 بندہ پور! ثنا طرازی سے
 مدعا، عرضِ فنِ شعر نہیں
 آپ کی مدح اور میرا منہ
 گر کہوں بھی تو آئے کس کو یقین
 اور پھر اب کہ صُغفِ پیری سے
 ہو گیا ہوں نزار و زار و خزیں
 پیری و نیستی، خدا کی پناہ
 دستِ خالی و خاطرِ غمگین
 صرف اظہار ہے ارادت کا
 ہے قلم کی، جو سجدہ ریز جبیں
 مدح گستر نہیں، دعا گو ہے
 غالب عاجز نیاز آگین

ہے دعا بھی یہی کہ دنیا میں
 تم رہو زندہ جاوداں! آمین

تمہید :- نواب یوسف علی خاں والی رام پور بہت بیمار ہو گئے۔ بیماری
 دور ہوئی تو غسلِ صحت کی تقریب پر رام پور کے ”باغِ بے نظیر“ میں جشن منایا گیا۔ یہ
 قصیدہ اسی موقع کے لیے پیش کیا گیا تھا۔ غالباً یہ رمضان ۱۲۸۱ھ (جنوری، فروری ۱۸۶۵ء)